12221 - كيا ورثاء كےليے لڑكےاور لڑكي كوبرابرحصہ دينے پر اتفاق كرلينا جائز ہے؟

سوال

ويب سائٹ پر وراثت كےسوالات اس صورت كےمتعلقہ ہيں جبكہ متوفي خاوند يا باپ ہو ، ليكن ميري حالت اس سےمختلف ہے وہ اس طرح كہ ميري والدہ فوت ہوچكي ہے اور اس نےاپنےخاندان كےليے وراثت ميں مال و دولت اور كچھ املاك چھوڑي ہے ، اولاد ميں سب سےبڑا ہونے كي بنا پر(اور ميں عورت ہوں) تركہ كي تقسيم ميرے سپرد كي گئي ہے . آپ كےعلم ميں مندرجہ ذيل معلومات لانا چاہتي ہوں :

ميري والدہ اسلام قبول كرچكي تھي ، اور جب وہ فوت ہوئي تو انہوں نے ايك بہن اور دو بھائي سوگوار چھوڑے (جو كہ سب غيرمسلم ہيں) اور ان كےوالدين پہلے ہي فوت ہو چكےتھے .

ميري والدہ كي اولاد ميں تين بيٹياں اور دوبيٹےشامل ہيں ان ميں سےايك چھوٹا ہے (ميرے ملك كےاسلامي قانون كےمفہوم ميں وہ اس طرح كہ جوبچہ بھي اٹھارہ برس كي عمر كا ہو اسے عاقل وبالغ شمار كيا جاتا ہے اور اس سے كم عمر كا بچہ چھوٹا شمار كيا جاتا ہے) لھذا اس بناپر مسئلہ ميں قانوني وصي كا خيال ركھا جائے .

ميري والدہ كا خاوند جوكہ ميرے بہن بھائيوں كا باپ ہے ابھي بقيد حياۃ ہے ليكن ميں دوسرے والد كي اولاد ہوں جو فوت ہوچكے ہيں ، اس كےبعد والدہ نے دوسري شادي كرلي اور فوت ہونے تك وہ قانونا ان كي اكيلي بيوي تھي لھذا شرعي قانون كےمطابق تركہ كي تقسيم كس طرح ہوگي ؟

دوسرا سوال : مجھے علم ہوا ہے كہ ميت كا تركہ اسلامي طريقہ كے مطابق تقسيم كرنے كا حكم ہے ، ليكن وراثت كےمستحق ورثاء جب مذكورہ تركہ اپني ترتيب كے مطابق تقسيم كرنے پر موافق ہوں تو ان كا فيصلہ (overwrite يعني " كتابت ميں زيادہ ہو گا " ليكن سياق سے يہ بات سامنے آتي ہے كہ يہ فيصلہ اس قانون كو رد كردے گا . تو كيا يہ صحيح ہے ؟ جب ورثاء كا متفقہ فيصلہ قانون (شرعي حكم) كوختم كردےگا تواسے نافذ اور اس پر عمل كرنے كا صحيح طريقہ كيا ہے ؟

كيا پہلے شرعي حكم كےمطابق تركہ تقسيم كيا جائےگا ، اور پھران كے فيصلہ كےمطابق دوبارہ تقسيم ہوگي ، يا كہ ابتداء سے ہي ورثاء كي ترتيب كےساتھ تركہ كي تقسيم ممكن ہے ؟

برائے مہرباني اسے آپ تفصيل كےساتھ بيان كريں تاكہ ميں اس ذمہ داري كوشرعي قانون اور ان كےاتفاق نبھا سكوں ، اس سے كسي بھي كم چيز كا معني يہ ہوا كہ اللہ تعالي روز قيامت مجھے اس كا سوال كرےگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ايك چيز پر تنبيہ كرنا ضروري ہے وہ يہ كہ آپ نے سوال ميں قانون شريعت كےالفاظ كھے ہيں جوصحيح تعبير نہيں

بلکہ آپ کوچاہیےتھا کہ اس کےبدلے آپ شریعت اسلامیہ کےاحکام کےالفاظ استعمال کرتیں .

آپ نےجوسوال کیا ہے اس سے وضاحت ہوتي ہے کہ وراثت آپ کي والد کے خاوند اور آپ بہن بھائیوں کےمابین ہي منحصر ہے ، ان میں دو مرد اور اور دو ہي عورتیں ہیں .

آپ کے لیے مال تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مال کے بارہ حصے کریں جن میں سے آپ کي والدہ کا خاوند تین حصے لےگا اور باقي سارا مال آپ اور آپ کےبہن بھائیوں کےمابین اس طرح تقسیم ہوگا کہ لڑکے کو دولڑکیوں کے برابر حصہ ملےگا (یا باقي مال کوسات حصوں میں تقسیم کریں جن میں سے لڑکا دوحصے اور لڑکي ایک حصہ لےگي) .

مثلا اگر دس ہزار روپیہ ہو تو اس میں سے خاوند کو (2500) دے کر باقي (7500) بچےگا جو سات حصوں میں تقسیم ہوگا تو اس طرح ایک حصہ (1071.5) روپے بنےگا جوکہ ایک لڑکي کا حصہ ہے تواسے دوسےضرب دیں تو (2143) روپے بنتے ہیں جوایک لڑکے کا حصہ ہوگا .

مذکورہ تقسیم اس وقت ہے جب ورثاء اپنا وہ حصہ حاصل کرنا چاہیں جو اللہ تعالي نے ان کےلیے مقرر کررکھا ہے ، لیکن اگر ورثاء آپس میں کوئي صلح صفائي کےساتھ تقسیم پر راضي ہوتے ہیں مثلا آپس میں وہ برابر برابر لینے پر اتفاق کرلیں توپھر خاوند اور اولاد میں کوئي فرق نہیں ہوگا اور نہ ہي لڑکے اور لڑکي میں فرق کیا جائےگا تو یہ بھي شرعا جائز ہے ، لیکن اس کي قانوني تطبیق اور نفاذ آپ کےملک کےنظام اورقانون پر منحصر ہے .